Department of Islamic Studies 23/07/2021

M.A.Islamic Studies Semester I, Paper MIS-103

Topic: Sadis-e-Sitta ke Tayyun me Ikhtelaf.

Dr.Mohd Akram Raza

سادسِ ستہ کی تعیین میں اختلاف

جب کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ حافظ ابوالفضل مقدسی (م ۵۰۷ھ) پہلے شخص ہیں جنھوں نے کتبِ خمسہ کے پہلو بہ پہلو سنن ابن ماجہ کو جگہ دی۔ اسی عہد میں مقدسی کے معاصر محدث رزین بن معاویہ عبدری مالکی (م ۵۲۵ھ) نے اپنی کتاب ''التجرید للصحاح والسنن'' میں کتب خمسہ کے ساتھ سنن ابن ماجہ کے بجائے موطا امام مالک کی حدیثوں کو درج کیا ہے۔ اس بنا پر بعد کے علماء میں اختلاف ہوا کہ صحاحِ ستہ کی چھٹی کتاب موطا کو قرار دیا جائے یا اس کی جگہ سنن ابن ماجہ کو رکھا جائے؟

محدث مبارک بن محمد المعروف بابن الاثیر الجزری (م ۶۰۶ھ) نے اپنی مشہور و مقبول عام کتاب ''جامع الاصول'' میں محدث رزین ہی کی رائے کو راجح خیال کیا ہے؛ اسی لیے اس کتاب میں ابن ماجہ کے حوالے سے کوئی روایت درج نہیں ہے۔ اسی طرح حافظ ابوجعفر بن زبیر غرناطی کی تصریح ہے۔

''أولى ما أرشد اليہ ما اتفق المسلمون على اعتماده وذلک الكتب الخمسة والموطا الذي تقدمہا وضعا ولم يتأخر عنہا رتبة'' (تدریب الراوی ص ۵۶)

''جو کچھ بتایا گیا ہے ان سب میں اولیٰ وہ کتابیں ہیں جن کے اعتماد پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اور یہ وہی کتبِ خمسہ ہیں اور موطا ہے جو تصنیف میں ان سے مقدم ہے اور رتبہ میں کم نہیں ہے''

اور علامہ محدث عبدالغنی نابلسی حنفی (م ۱۱۴۳ھ) اپنی مشہور کتاب ''ذخائر المواريث فی الدلالة على مواضع الحديث'' کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

''وقد اختلف فی السادس فعند المشارقة ہو كتاب السنن لابی عبد اللہ محمد بن ماجہ القزوينی وعند المغاربة كتاب الموطا للامام مالک بن أنس الأصبحی''

''چھٹی کتاب کے بارے میں اختلاف ہے۔ اہل مشرق کے نزدیک وہ ابوعبداللہ محمد بن ماجہ قزوینی کی کتاب السنن ہے اور اہل مغرب کے نزدیک امام مالک بن انس اصبحی کی کتاب موطا''

لیکن عام متاخرین کا فیصلہ ابن ماجہ ہی کے حق میں ہے۔ محدث ابوالحسن سندھی لکھتے ہیں:

''غالب المتأخرين على أنہ سادس الستة'' اکثر متاخرین اس بات کے قائل ہیں کہ کتب ستہ میں چھٹی کتاب ابن ماجہ ہی ہے'' (امام ابن ماجہ اور علم حدیث ص ۲۳۴-۲۳۳)

غرضیکہ کتبِ ستہ میں چھٹی کتاب ابنِ ماجہ ہے یا موطا مالک یا مسند دارمی؟ اس حوالے سے ابتدائی مصنّفین میں خاص اختلاف رہا اور مجموعی اعتبار سے تین اقوال ملتے ہیں:

۱- مشارقہ اور اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں کہ سادسِ ستہ سنن ابن ماجہ ہی ہے۔

۲- رزین بن معاویہ عبدری، ابن اثیر جزری اور مغاربہ کی رائے یہ ہے کہ کتبِ ستہ میں چھٹی کتاب موطا امام مالک ہے۔

۳- حافظ ابن الصلاح، امام نووی، صلاح الدین علائی اور ابن حجر عسقلانی وغیرہ کی رائے میں سادسِ ستہ، مسند دارمی کو قرار دینا اولیٰ ہے۔

علامہ کتانی ؒ فرماتے ہیں:

ومنہم من جعل السادس الموطا کرزین بن معاویة العبدری فی التجرید، وأثیر الدین ابی السعادات المبارک بن محمد المعروف بابن الأثیر الجزری الشافعی فی جامع الأصول، وقال قوم من الحفاظ؛ منہم ابن الصلاح والنووی وصلاح الدین العلائی والحافظ ابن حجر: لو جعل مسند الدارمی سادسا لکان أولیٰ؛ (الرسالة المستطرفة ص۱۳)

"بعض حضرات نے چھٹی کتاب موطا کو قرار دیا ہے، جیسے رزین بن معاویہ عبدری نے التجرید میں اور اثیر الدین ابوالسعادات ابن الاثیر الجزری الشافعی نے جامع الاصول میں اور حفاظ کی ایک جماعت جس میں ابن الصلاح، نووی، صلاح الدین علائی اور حافظ ابن حجر شامل ہیں، کا خیال یہ ہے کہ اگر مسند دارمی کو چھٹی کتاب قرار دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔"

علامہ کتانی ؒ نے مزید ایک قول نقل کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض حضرات صحاحِ ستہ ہی نہیں؛ بلکہ صحاحِ سبعہ کے کتبِ اصول ہونے کے قائل ہیں۔ یعنی (۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن نسائی (۴) سنن ابی داؤد (۵) جامع ترمذی (۶) ابن ماجہ (۷) موطا امام مالک، بعض حضرات نے اس فہرست میں موطا کی جگہ سنن دارمی کو رکھا ہے۔ کتانی کہتے ہیں:

"ومنہم من جعل الأصول سبعة، فعدّ منہا زیادة علی الخمسة کلا من الموطا وابن ماجہ، ومنہم من اسقط الموطا وجعل بدلہ سنن الدارمی" (الرسالة ص۱۳)

"بعض حضرات نے سات کتابوں کو اصول قرار دیا ہے۔ ان سات کتابوں میں کتبِ خمسہ کے علاوہ ابن ماجہ اور موطا دونوں کو شمار کیا ہے۔ اور بعض نے موطا کو ساقط کر کے اس کی جگہ مسند دارمی کو رکھا ہے۔"

غرضیکہ شروع میں ایک عرصے تک اس طرح کا جزوی اختلاف رہا؛ لیکن بالآخر صحاحِ ستہ کی اصطلاح رائج ہوئی اور سادسِ ستہ کا سہرا "سنن ابن ماجہ" ہی کے سر بندھا۔